(دوسری قسط)

مروجہ قوالی اکابرین امت کی نظر میں

مولانا مفتی حفیظ الرحمن

رئیس دارالافتاء دارالعلوم سعیدیہ اوگی ضلع مانسہرہ

سوال: جو شخص مولود مروجہ کرتا ہو۔ اور اس میں گانا بجانا ہوتا ہو اور عرس وغیرہ میں بھی شریک ہوتا ہو اور قوالی سنتا ہو۔ اس کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے یا کہ نہیں۔ اور اس کو علیحدہ کرنے میں فتنہ ہوتا ہے تو اس صورت میں کیا حکم ہے۔؟

الجواب: نماز ہو جاتی ہے لیکن اگر اس کے علیحدہ کرنے میں فتنہ نہ ہو تو اس کو امامت سے علیحدہ کر دیا جائے اور اگر فتنہ ہو تو اسی کے پیچھے نماز پڑھے کہ تنہا نماز پڑھنے سے اس کے پیچھے نماز پڑھنا جماعت کے ساتھ بہتر ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج ۳ ص ۲۱۴)

بارات میں باجہ لے جانے والے کی امامت کا حکم:

سوال: اگر کوئی امام اپنے لڑکے کی شادی میں باجہ لے جائے اور یہ عذر بیان کرے کہ لڑکی والے نے کہا ہے کہ اگر باجہ لاؤ گے تو نکاح کر دوں گا۔ یہ عذر شرعاً جائز ہے یا نہ اور اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہ؟

الجواب: یہ عذر شرعاً مسموع نہیں اور اس عذر کی وجہ سے باجا لے جانا درست نہیں اگر امام مذکور نے ایسا کیا تو فاسق ہے اور اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج ۳ ص ۱۵۱)

عرس کرنے والے اور تھیٹر دیکھنے والے کی امامت کا حکم:

سوال: جو عالم عرس یا تھیٹر میں جائے اس کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے۔؟

الجواب: اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج ۳ ص ۲۸۹)

رقص وسرود سے توبہ کرنے والے کی امامت کا حکم:

سوال: ایک امام مسجد ہے اکثر رقص وسرود میں جاتا ہے اگر ایسا شخص توبہ کرے تو اس کے پیچھے نماز پڑھنا کراہت سے خالی ہوگا یا نہیں۔

الجواب: امام مذکورہ فاسق ہے اور فاسق کے پیچھے نماز مکروہ ہے اگر وہ توبہ کرے تو کراہت مرتفع ہو جائے گی۔ لا التائب من الذنب کمن لا ذنب له. (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج ۳ ص ۲۴۷)

قوالی کے بارے میں شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی کا ارشاد:

حضرت شیخ الہندؒ کے درس سنن ابی داؤد کو ضبط کرنے والے ایک شاگرد مولانا محمد صدیق صاحب لکھتے ہیں کہ حضرت شیخ الہندؒ نے اس

حدیث ''الجرس مزامیر الشیطان''
کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ:

وقال في حديث الباب حق الجرس انه مزمار الشيطان لا نها تلهي القلب عن ذكر الله تعالىٰ واعلم ان المعازف ما يضرب بالضم والملاهي مايضرب بالايدى قال الائمة الاربعة بتحريمه واستثنوا الطبل والدهل للتسحير او الوليمة او لغرض صحيح آخروثبت عن بعض الصوفية سماع السرور وهولفظ فارسي يطلق علىٰ سماع الاشعار فقط بغير المعازف والملاهي ولم يثبت عن المتقدمين سماع المعازف والملاهي والعياذ بالله تعالىٰ. ل

کہ جرس (گھنگھرو) شیطان کے باجے ہیں۔

حدیث باب میں جرس کے حق میں ''مزمار الشیطان'' کے الفاظ استعمال کئے ہیں اس لئے کہ یہ قلب کو یادالٰہی سے غافل کرتی ہے۔یاد رکھنا چاہیئے کہ ''معازف'' اُن باجوں کو کہتے ہیں جو منہ سے بجائے جاتے ہیں اور ملاہی اُن آلات کو کہتے ہیں جو ہاتھوں سے بجائے جائیں۔آئمہ اربعہ باتفاق ان کی حرکت کے قائل ہیں۔البتہ سحری، ولیمہ یا کسی اور صحیح غرض کے لئے ڈھول (دف) کو مستثنٰی قرار دیا ہیں بعض صوفیا سے ''سرود'' سننا ثابت ہے۔سرود ایک فارسی لفظ ہے جس کے معنی ہیں آلات موسیقی کے بغیر صرف اشعار سننا متقدمین میں سے کسی سے بھی العیاذ باللہ معازف وملاہی ثابت نہیں۔
(واللہ اعلم)

ل انوار محمود شرح سنن ابی داؤد ج۲ ص۱۱۳

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کا فتویٰ:

سوال ۲۶۱ : سماع مع المزامیر شارع علیہ السلام وسلف صالحین نے سنا ہے یا نہیں؟

الجواب: روى الامام احمد قال صلى الله عليه وسلم ان الله بعثنى بمحق المعازف والمزامير (الحديث)
باختصار کلام اس مسئلہ میں طویل ہے۔خلاصہ یہ ہے کہ اس وقت جو سماع متعارف ہے وہ کسی کے نزدیک جائز نہیں۔

(امداد الفتاویٰ ج ۵ ص ۲۸۹، کتاب البدعات)

نیز حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی کتاب (حق السماع) سے رسالہ ہذا کی ابتداء میں بہت کچھ نقل کیا گیا ہے۔

عارف باللہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے فتوے:

آپ ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں ''مجالس مروجہ زمانہ ہذا میلاد وعروس وسوئم وچہلم بالکل ہی ترک کرنا چاہیے کہ اکثر معاصی اور بدعات سے خالی نہیں ہوتی فقط واللہ تعالیٰ اعلم (فتاوٰی رشیدیہ ص ۱۲۵) نیز ایک دوسرے فتوے کے ضمن میں الفاظ ذیل سے

جواب دیتے ہیں۔اور عرس کے باب میں بھی جواب یہ ہے کہ منع ہے۔اربعین میں مولانا ممدوح (شاہ عبدالعزیزؒ) لکھتے ہیں:
مقرر ساختن روز عرس جائز نیست ودر تفسیر مظہری مینو یسد لا یجوز ما یفعله الجهال بقبور الاولياء والشهداء من السجود والطواف حولها واتخاذ السوج والمساجد اليها من الاجتماع بعد الحول ويسمونه عرساً انتهى عرس کے لئے دن مقرر کرنا جائز نہیں ہے اور تفسیر مظہری میں لکھا ہے کہ جو کچھ جہاں اولیاء اور شہداء کی قبروں کے ساتھ کرتے ہیں وہ جائز نہیں جیسا کہ سجدہ اور اس کے گرد طواف کرنا اور چراغوں کا جلانا اور مسجدوں کو اس کے اطراف میں بنانا اور ہر سال کے بعد اجتماع مثل عید کے اور اس کا نام عرس رکھتے ہیں۔ (فتاوی رشیدیہ ص۱۲۹) حوالہ بالا عرس کے سلسلہ میں بھی ذکر کیا جاچکا ہے۔

مولانا مفتی محمود حسن گنگوہیؒ صدر مفتی دار العلوم دیوبند کا فتویٰ:

آپ ایک سوال کے جواب میں یوں ارشاد فرماتے ہیں: ''مجلس سماع (قوالی) جس میں مزامیر بھی ہوں بالاتفاق ناجائز ہے۔ بغیر مزامیر کے مخصوص خوش الحانی سے اللہ پاک کی حمد میں یا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت مبارک میں کوئی نظم پڑھنا کہ وہ صحیح مضامین پر مشتمل ہو درست ہے۔
كما قال الدميرى نقل القرطبى عن ابى بكر الطر طوشى انه سئل عن قوم يجتمعون في مكان يقرؤن شيًا من القرآن ثم ينشدهم منشد شيًا من الشعر فيرقصون ويضربون بالدف والشبابة هل الحضور معهم حلال ام حرام؟
فاجاب: مذهب السادة الصوفيه ان هذا بطالة وجهالة وضلالة الىٰ اٰخر كلامة. وقد رأيت انه اجاب بلفظ غيرهذا وهوانه قال مذهب الصوفية بطالة وجهالة وضلالة وماالاسلام الا كتاب الله وسنة رسول الله ﷺ واما القرقص والتواجد فاول من احدثه اصحاب السامرى لمااتخذلهم عجلاً جسداً له خوار قاموا يرقصون حوله ويتواجدون فهو دين الكفار وعبادة العجل وانما كان مجلس النبى ﷺ مع اصحابه كانما على رؤسهم الطير من الوقار فينبعى للسلطان ان يمنعوهم من الحضور فى المساجد وغيرها ولا يحل لا حديو من بالله واليوم الآخر ان يحضر معهم ولايعينهم علىٰ باطلهم هذا مذهب مالكؒ والشافعىؒ وابى حنيفةؒ واحمدؒ وغيرهم ائمة المسلمين ٥ اه

دار العلوم دیوبند کے مولانا مفتی عزیز الرحمنؒ کا فتویٰ:

حامداً ومصلیاً۔قوالی میں ڈھول تاشے وغیرہ ہوں تو کسی شرط سے جائز نہیں۔محض اشعار بلا مزامیر کے کسی شخص سے کبھی کبھی سننا جس میں کسی قسم کا فتنہ اور کوئی خلاف شرع نہ ہو تو درست ہے۔ (فتاوی محمودیہ ج۱ ص۱۵۲)

نیز دوسری جگہ ارشاد فرماتے ہیں: الجواب باسم ملهم الصواب

درمختار کتاب الخطر والاباحۃ میں ہے۔

وفی السراج ودلت المسئلة ان الملاهی کلها حرام و یدخل علیهم بلااذنهم لا نکار المنکر قال ابن مسعودؓ صوت اللهود والغنا ینبت النفاق فی القلب کما ینبت المآء البنات قلت وفی البزازیه استماع صوت الملاهی کضرب الطبل ونحوه حرام لقوله علیه السلام استماع صوت الملاهی معصة والجلوس علیهافسق والتلذذبها کفر ایباالنعمة فصرف الجوارح الی غیر ما خلق لاجله کفربالنعمة لاشکرفالواجب کل الواجب ان یجتنب کیلا یسمع لماروی انه علیه السلامادخل اصبعیه فی اذنه عند سماعه. (فتاویٰ محمودیه ج ا ص۱۵۷)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ گانا سننا اور کرانا حرام ہے اور فسق و فجور ہے لیکن کفر نہیں اور اس کے ارتکاب سے مسلمان اسلام سے خارج نہیں ہوتا اور اس کی وجہ سے اس کے نکاح میں عورت خارج نہیں ہوتی۔ البتہ جو شخص فعل حرام کو حلال سمجھے اور اس کو بجائے حرام سمجھنے کے اچھا سمجھے اور تحسین کرے تو یہ معجب کفر وارتداد ہے۔ حضرت شاہ اسحٰقؒ کی عبارت کا یہی مطلب ہے۔

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج ۷، ۸ص ۲۶۵)

الجواب یہ عرس وقوالی کرنا۔ طلبہ سارنگی بجانا علماء دیوبند اور دیگر علماء احناف کے نزدیک سب ناجائز اور بدعت ہے۔ علامہ شامی نے تنقیح الفتاوی الحامدیہ میں اس کو منع فرمایا ہے۔ فقہ حنفیہ کی مشہور و معتبر کتاب سکب الانہر شرح ملتقی الابحر ج اص ۵۵۱ میں ہے۔

لااصل له فی الدین زاد فی الجواهر وما یفعله متصوفة زما ننا حرام لا یجوز القصد والجلوس الیه ومن قبلهم لم یفعله کذالک فتاوی بزازیہ میں اس کے ناجائز ہونے پر ائمہ اربعہ کا اجماع نقل کیا گیا ہے۔

مزید تفصیل ماہنامہ نظام تصوف نمبر کانپور اگست ۶۳ھ میں ہے جو امام ان امور کو برا نہیں سمجھتا بلکہ جائز سمجھتا ہے اور اسی وجہ سے دوسروں کو نہیں روکتا وہ غلطی پر ہے اس مسئلہ کو خوب نرمی اور محبت سے شرعی دلائل کی روشنی میں سمجھایا جائے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج اص ۲۱۹)

مفسر قرآن علامہ قرطبیؒ کا ارشاد گرامی:

موصوف نے بھی آیت "ومن الناس من یشتری لهو الحدیث" کی تفسیر میں بڑی تفصیل فرمائی ہے۔ صرف ایک ہی جملہ پر یہاں اکتفاء کیا جاتا ہے۔

فاما ما ابتدعته الصوفیة الیوم من الادمان علی سماع المغانی بالألات المطربة من الشبابات والطار والمعازف والاوتار فحرام.[1]

پس صوفیوں نے آج کل جو بدعت نکالی ہے جس پر بضد ہیں کہ گانا سننا ہے آلات موسیقی مثلاً شبابہ، طار، باجے گاجے اور اوتار وغیرہ سے سو وہ حرام ہیں۔

[1] تفسیر قرطبی ج ۱۴ ص ۵۴

موصوف نے علامہ طبریؒ کا قول بھی ان الفاظ میں نقل کیا ہے۔

قال الطبری فقد اجمع علماء الا مصار علی کراهته الغناء والمنع منه. ۱؎

تمام علماء امصار نے گانے وغیرہ کی حرمت پر اجماع کیا ہے اوراس پر بھی کہ اس سے منع کیا جائے۔

۱؎ قرطبی ج ۱۴ ص ۵۶

حضرت علامہ ملا احمد جیونؒ کا فتوی:

موصوف اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں:

واماما رسمه اهل زماننا من انهم يهيئون المجالس ويرتكبون فيهابالشرب والفواحش ويجمعون الفساق والاماء يطلبون المغنين الطوائف ويسمعون منهم الغناء ويتلذذون بها كثيرامن الهواء النفسانية والخرافات الشيطانية ويحمدون على المغنين باعطاء النعم العظيم ويشكرون عليهم بالاحسان العميم فلا شك ان ذلك ذنب كبيرواستحلاله كفر قطعاً لانه عين لهو الحديث فی شانهم. ۲؎

اور وہ جو ہمارے زمانہ کے لوگوں نے طریقہ ایجاد کیا ہے کہ مجلسوں کا انعقاد کر کے اس میں شراب نوشی، فحش کا ارتکاب، فاسقوں اور لونڈیوں کو جمع کرتے ہیں۔ گانے والوں طوائف کی طلب میں لگے رہتے ہیں۔ اوران سے گانا سنتے، خواہشات نفسانیہ اور خرافات شیطانیہ سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ گانے والوں کو بہت کچھ دے کر ان کی ستائش اور عمومی احسان پر ان کا شکرادا کرتے ہیں۔ سو شک نہیں کہ یہ بڑا گناہ ہے اور اس کا حلال جاننا یقیناً کفر ہے کیونکہ یہ خالص انؑ کے حق میں لہوالحدیث ہے۔

۲؎ تفسیرات احمدی بحوالہ تفسیر ماجدی ص ۸۲۷

مقالہ نگار سے خصوصی گزارش

جملہ مقالہ نگار حضرات سے گزارش ہے کہ وہ اپنے مقالات صاف ستھرا خوشخط لکھائی کے ساتھ اگر ممکن ہو تو کمپیوٹر سے کمپوز کر کے صحیح پروف شدہ حوالہ جات کے ساتھ بروقت براہ راست ای میل ایڈرس: almarkazulislami@maktoob.com یا ڈاک کے ذریعے روانہ کریں نیز ایک عدد سی ڈی بھی ارسال کریں۔ شکریہ